الاستفتاء

بخدمت جناب مفتی محمد عبیداللہ عفیف صاحب۔ دارالحدیث چینیانوالی لاہور

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

میں مسمی محمد ابراہیم ولد میاں اللہ بخش جٹ مکان نمبر ۱۲۰ گلی نمبر ۶۲ جامع مبارک نصیر آباد شالا مار ٹاؤن کا رہنے والا ہوں' میں نے ایک قطعہ دس مرلے کا مسجد کے لئے لیا تھا۔ جس کی رجسٹری کی تکمیل کروائی تھی۔ کیا میں اس کا مہتمم رہ سکتا ہوں یا نہیں۔ اگر میں اس کا مہتمم ہوں۔ تو مسجد کے حقوق میرے ذمہ کس قدر ہیں اور میں ان کی دیکھ بھال کس قدر کر سکتا ہوں۔ اگر میں اس ادارے کو فی سبیل اللہ وقف کر دوں تو کیا میں وقف کرنے کے بعد بھی اس کا متولی اور مہتمم رہ سکتا ہوں۔ آپ کتاب و سنت کے مطابق حکم دیں۔ شکریہ۔ حاجی محمد ابراہیم نصیر آباد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب = بشرط صحت سوال۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ آپ بنیت خدمت مسجد ہذا وقف سے پہلے اور بعد از وقف اس مسجد کے مہتمم اور متولی رہ سکتے ہیں۔ شرعاً" کوئی مانع نہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی عمدہ ترین اراضی وقف للہ کی تھی تو آپ نے یہ شرط لگائی تھی۔ **انہ لا یباع ولا یوھب ولا یورث وتصدق بھا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیھا ان یا کل منھا بالمعروف** صحیح البخاری باب الشروط فی الوقف ج ۱ ص ۳۸۱ و فتح الباری ج ۵ ص ۲۶۳۔ یہ قطعہ اراضی وقف للہ ہے نہ اسے فروخت کیا جا سکے گا۔ نہ ہبہ ہو سکے گا اور نہ کسی کو ترکہ میں ملے گا۔ اس کی آمدنی فقراء' محتاج' رشتہ داروں' غلاموں' مجاہدوں' مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کی جائے گی۔ اس کا متولی اور مہتمم اگر معروف کے مطابق اس میں سے کھا لے تو اس کو کوئی گناہ نہ ہو گا۔ بشرطیکہ وہ مال جوڑنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تصریح اور شرط سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ وقف کے انتظام و انصرام کے لئے متولی ہونا چاہئے۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کی اس شرط اور تصریح کو برقرار نہ رکھتے۔ اب رہا یہ سوال کہ وقف کنندہ خود بھی اپنی وقف کردہ چیز کا متولی اور مہتمم رہ سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ رہ سکتا ہے کیونکہ اور نظر بظاہر کسی دوسرے شخص کے مقابلہ میں وقف کنندہ اس وقف کے لئے زیادہ شفیق ہو گا۔ اور اس کو تلف یا ضائع ہونے سے بچانے کے لئے بنسبت کسی دوسرے متولی کے زیادہ مستعد اور محتاط ہو گا۔ حضرت امام بخاری نے اس حدیث پر دوسرا باب یوں قائم فرمایا ہے **باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ** صحیح بخاری ص ۳۸۵ ج ۱۔ کہ کیا وقف کرنے والا اپنی وقفی چیز سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ یعنی اٹھا سکتا ہے۔ پھر امام بخاری اپنے اس اجتہاد کی دلیل یہ پیش

کرتے ہیں۔ **وقد اشترط عمر لا جناح علی من ولیہ ان یاکل وقد یلی الواقف وغیرہ** صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۸۵۔ کہ حضرت عمر فاروق نے وقف کرتے وقت یہ شرط لگائی تھی کہ جو شخص اس وقف کا متولی بنے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے۔ اور کبھی خود وقف کرنے والا بھی متولی ہوتا ہے۔ اور کبھی کوئی دوسرا شخص ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر حضرت امام بخاری کے اس اجتہاد "**وقد یلی الواقف وغیرہ**" کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں **هو من تفقه المصنف وهو یقتضی ان ولا یته النظر للواقف لا نزاع فیه** کہ اس حدیث سے وقف کنندہ کی تولیت کے جواز کا استدلال امام بخاری کی فقاہت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت امام بخاری حضرت عمر فاروق کے فرمان۔ **ولا جناح علی من ولیہ** پر ایک تیسرا باب یوں قائم کرتے ہیں۔

باب اذا وقف شیئا فلم یدفعه الی غیرہ فهو جائز صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۸۵۔ کہ اگر وقف کرنے والا مال وقف کو اپنی تولیت میں رکھے کسی دوسرے کے سپرد نہ کرے تو صحیح ہے۔ پھر اپنے اس فتوی کی یہ دلیل دیتے ہیں **لان عمر رضی الله عنه اوقف وقال لا جناح علی من ولیہ ان یاکل ولم یخص ان ولیہ عمر او غیرہ**۔ بخاری ج ۱ ص ۳۸۵۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو شخص وقف کا متولی اور مہتمم ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں کی عمر خود متولی ہوں گے یا کوئی اور شخص۔ حافظ ابن حجر امام بخاری کے اس استدلال کی تائید و تصویب میں لکھتے ہیں۔ **فهو جائز ای صحیح وهو قول الجمهور وعن مالک لا یتم الوقف الا بالقبض وبه قال محمد بن الحسن والشافعی فی قوله.... بل الوقف لا بدله من متول فیحمل ان یکون صاحبه ویحتمل ان یکون غیرہ فلیس فی قصة عمر مایعین احد الاحتمالین والذی یظهر ان مرادہ ان عمر لما وقف ثم شرط لم یامرہ النبی صلی الله علیه وسلم باخراجه فکان تقریرہ لذالک دالا علی صحة الوقف وان لم یقبضه الموقوف علیه**۔ فتح الباری ج ۵ ص ۲۸۷ و ۲۸۸۔ کہ امام بخاری کا یہ قول کہ اگر وقف کنندہ اپنی وقفی چیز کا خود متولی رہ سکتا ہے صحیح اور درست ہے جمہور بھی اسی کے قائل ہیں۔ تاہم امام مالک' امام محمد بن حسن اور ایک قول کے مطابق امام شافعی کہتے ہیں کہ وقف اس وقت مکمل ہوتا ہے جب واقف ہر لحاظ سے اس سے دستبردار ہو جائے۔ یعنی موقوف علیہ کا اس پر مکمل قبضہ ہو جائے۔ حافظ ابن حجر مزید لکھتے ہیں کہ وقف کے لئے کسی متولی کا ہونا ضروری ہے۔ اور وقف کنندہ بھی اس کا متولی بن سکتا ہے۔ اور کوئی دوسرا شخص بھی متولی بن سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت عمرؓ کے فرمان **لا جناح علی من ولیہ ان یا کل منه** میں کسی متولی کی تعیین اور تخصیص نہیں اور نظر بظاہر امام بخاری کی مراد یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے قول **لا جناح علی من ولیہ** کی شرط کو برقرار رکھتے ہوئے ان کو اپنے وقف کردہ قطعہ اراضی سے دستبردار ہونے کا حکم نہیں دیا لہٰذا ثابت ہوا کہ وقف کرنے والا اپنی وقفی چیز کا متولی بن سکتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ ان دلائل کی رو سے اپنی

مسجد کے متولی رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر قسم کے وقف کا حکم ایک ہی ہے۔ تاہم مسجد کے متولی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی تولیت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے یعنی (۱) مسجد کے مال میں خیانت نہ کرے۔ اس کے کسی حجرے کو ذاتی استعمال میں نہ لائے۔ کسی عزیز کو رعایتی کرایہ پر نہ دے۔ (۳) اپنی تولیت کا نمازیوں پر رعب نہ ڈالے اور ڈکٹیٹر بن کر ان پر مسلط ہونے کی کوشش نہ کرے۔ (۴) کسی نمازی پر کسی طرح کی ناروا پابندی عائد نہ کرے (۵) ذاتی عناد اور انا کی وجہ سے کسی نمازی پر مسجد کا دروازہ بند نہ کرے۔ غرضیکہ بحکم **شاورھم فی الامر وامرھم شوری بینھم** پر نیک نیتی، اخلاص اور وسعت ظرفی کے ساتھ عمل پیرا ہو کر مسجد کی آباد کاری۔ توسیع کے ہر ایک کام اور منصوبہ میں اور امام اور خطیب کے عزل اور نصب میں اہل حدیث نمازیوں کے ساتھ مکمل مشورہ کرے اور ان کو ساتھ لے کر مسجد کا نظام چلائے اور نمازی بھی اس کا خندہ پیشانی کے ساتھ تعاون اور موافقت کریں۔ ورنہ **ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ** کی وعید شدید اپنی جگہ بہرحال موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

عبیداللہ خاں عفیف

۶/۳/۱۴۱۴ ۔ ۲۶ ۔ ۸ ۔ ۱۹۹۳ء

ضروری اعلان (۲)

مدیر اعلیٰ اکتوبر ۱۹۹۳ء کے بعد کسی جلسے میں شرکت نہیں کریں گے اور اب اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہی وہ اس طرف توجہ دیں گے معزز حضرات سے گزارش کہ وہ کسی جلسہ میں شرکت کے لئے مجبور نہ کریں اور نہ ہی کسی اشتہار میں ان کا نام دیں کیونکہ ان کی طرف سے معذرت ہے کیونکہ جلسہ میں شرکت کرنے کی وجہ سے ان کی تعلیم کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

ادارہ ترجمان السنہ

اطلاع عام

ہر قسم کے اشتہارات۔ لیٹر پیڈ۔ وزٹنگ کارڈ و شادی کارڈ مہریں اور ہر قسم کی چھپوائی کے لیے اپنی دوکان پر تشریف لائیں اور دو روپے کے ٹکٹ بھیج کر نئے سال کا رنگین پاکٹ سائز کلینڈر حاصل کریں
منجانب ۔ میاں محمد افضل پروپرائٹر توحید لیمینشن و پرنٹنگ ایجنسی الفضل مارکیٹ بالمقابل مسجد اہلحدیث اردو بازار لاہور